Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۸ شہادت ۱۳۵۶ہش ۱۸ اپریل ۱۹۷۷ء	نمبر ۸۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم دنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں اِس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جاہلانہ پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دُنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جُدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔

چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۸ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

کل شدید بے چینی رہی اور ضعف رہا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ کھانسی کی تکلیف عرصہ سے چل رہی تھی اب کچھ حرارت بھی ہو جاتی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ ۱۹۳۸ء میں فرمایا:۔

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا ..... وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم تحریک کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۸ء)

مخلصینِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ از راہِ کرم حسب شرح چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ ؍شہادت ۱۳۵۶ ہش

۱۸ ؍اپریل ۱۹۷۷ء

قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت سے محروم کرنیوالی بُرائی

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ارشادات کی رُو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ تکبّر شرک کے بعد سب سے بڑی بَلا ہے اور یہ کہ جہاں شرک ایسا ہلاکت خیز گناہ ہے جس کی کوئی بخشش نہیں وہاں تکبّر کی ہلاکت خیزی اِس امر سے ظاہر ہے کہ یہ انسان کو دونوں جہانوں میں رُسوا کر کے رکھ دیتا ہے اور وہ کہیں کا بھی نہیں رہتا۔

تکبّر کی اِس انتہائی مضرت اور ہلاکت آفرینی کے پیشِ نظر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرک کے بعد سب سے زیادہ مذمت تکبّر ہی کی ہے اور اس کے قریب بھی نہ پھٹکنے کی بار بار اور بتاکید تلقین فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے اور بنی نوع انسان کو اسلام پر کماحقّہٗ عمل پیرا کرا کے ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرانے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے۔ اِس مقصد کے پُورا ہونے میں دو چیزیں خاص طور پر حائل تھیں ایک بنی نوع انسان کے مشرکانہ خیالات اور دوسرے تکبّر کی ہلاکت انگیز خصلت۔ اِسی لئے حضور علیہ السلام نے ان دونوں کی مضرت اور ہلاکت آفرینی کو کھول کھول کر بیان کیا اور ان سے مجتنب رہنے کی بڑے ہی پُرزور اور موثر الفاظ میں تلقین فرمائی۔

تکبّر سے بہر طور مجتنب رہنے کی اہمیت اِس امر سے ہی ظاہر و باہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمانے سے قبل جو دس شرائط بیعت شائع فرمائیں ان میں ساتویں شرط کا تعلق تکبّر کو بکلّی چھوڑ دینے اور فروتنی اور عاجزی اختیار کرنے سے تھا۔ چنانچہ آپؑ نے رقم فرمایا:۔

"بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اِس بات کا کر لیوے کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔"

آپ نے بعد ازاں تکبّر کا سب سے بڑا اور بنیادی نقصان یہی بیان فرمایا کہ متکبّر انسان معرفتِ الٰہی اور فیضانِ الٰہی سے بے نصیب رہتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"یاد رکھو تکبّر شیطان سے آتا ہے اور تکبّر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دُور نہ ہو قبولِ حق و فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا کیونکہ یہ تکبّر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہیئے، نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر تکبّر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک وصاف نہ کرے گا اُس وقت تک وہ اللہ جلّ شانہٗ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفتِ الٰہی جو جذباتِ نفسانی کے مواد ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی۔"

(الحکم ۲۴ ؍جنوری ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم)

پھر آپ نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ تکبّر سے دُور رہے بغیر نہ خدا تعالیٰ کی سچی معرفت نصیب ہو سکتی ہے اور نہ ہی انسان قبولِ حق کی توفیق پا کر فیضانِ الٰہی کا مورد بن سکتا ہے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس جماعت کو قائم ہی اِس غرض سے کیا ہے کہ اس میں شامل افراد تکبّر سے دامن کش رہ کر اور اس کے بالمقابل فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے حقیقی معرفت اور تقویٰ کو از سرِ نَو دُنیا میں قائم کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"سچی معرفت اِس کا نام ہے کہ انسان نفسانیت سے اپنے آپ کو مسلوب اور محض لاشئے سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے نور اور فضل طلب کرے اور اُس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور انسان کے اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے حاصل ہو جائے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط و شرح صدر اس کو حاصل ہو جاوے تو اس پر کسی قسم کا غرور اور ناز نہ کرے بلکہ اُس کے انکسار اور فروتنی میں اَور بھی ترقی ہو اور کوئی چیز اپنی طرف سے نہ سمجھے اور نہ اپنی طرف منسوب کرے کیونکہ جس قدر اپنے آپ کو لاشئے اور خالی محض سمجھے گا اُسی قدر فیوض اور انوار و برکات اللہ تعالیٰ سے نزول فرما ہوں گے جو اس کو روشنی اور ایمانی قوت پہنچائیں گے اگر انسان یہ طریق اختیار کرے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہوتی جاوے گی۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اسی کا نام تکبّر ہے اور خدا اس پر لعنت کرتا ہے۔

مَیں یہ سب باتیں بار بار اِس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دُنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقوٰی و طہارت جو اِس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے.... یہ زمانہ اصلی تقوٰی و طہارت سے بالکل خالی پڑا تھا۔ طریقِ نبوی کو جو پاک ہونے کا ذریعہ تھا بالکل ترک کر دیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہدِ نبوّت اِس زمانہ میں دوبارہ آوے اور وہی تقوی اور طہارت پھر قائم ہو جاوے اِسی لئے اللہ تعالیٰ کی غرض اِس جماعت سے یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دوبارہ دُنیا میں اِس جماعت کے ذریعہ قائم کر دے۔"

(الحکم ۲۴ ؍جنوری ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو قائم ہی اِس لئے کیا تھا کہ یہ جماعت اسلام پر کماحقّہٗ عمل پیرا ہو کر گمشدہ معرفت اور تقوٰی و طہارت کے از سرِ نَو قیام کا وسیلہ بنے اور یہ غرض تکبّر سے بکلّی مجتنب رہے اور عاجزی و فروتنی اختیار کئے بغیر پوری نہیں ہو سکتی تھی اس لئے حضورؑ نے تکبّر سے بچنے اور عاجزی و فروتنی اختیار کرنے کی بار بار تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر حضورؑ نے اپنے احباب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریاء ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو اِن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔" (کشتی نوح)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:۔

"کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دُنیا میں کسی سے محبّت ممکن ہے تم اس (یعنی خدا) سے کرو اور جس قدر دُنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ۔ اور غریب اور مسکین اور بے شر ہو جاؤ تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صـ ۲۵)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اسلام کا بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے۔"

اِس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے اپنے چندہ کو بروقت ادا کیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ورق

سیدنا حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ علیہما السلام

(محترم مولوی نورالحق انور سابق مبلغ افریقہ و امریکہ)

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور جب یہ دعا مانگی کہ

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ

یعنی اے میرے رب مجھے صالح اور نیکوکار اولاد بخش تو جیسا کہ سیاق آیت سے ظاہر ہے اس دعا کا ایک مقصد تو یہ تھا کہ آپ کو بڑھاپے اور غیر معمولی حالات میں جبکہ جوتش و نجوم کی انگلی آپ کے بے اولاد رہنے کا اشارہ کر رہی تھی اولاد صالح عطا ہو کر اس بات کا ثبوت ہو کہ دنیا کا خالق اور ان کا حقیقی مالک خدائے رب العالمین کی ذات بابرکات ہی ہے جس کی طرف اس کا بندہ ابراہیم دنیا کو بلا رہا ہے۔ وہی واحد و یگانہ اور منفرد الکل ذات اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس سے مدد مانگی جائے اس کا دیا ہوا علم حقیقی و یقینی ہوتا ہے اس کے ماسوا معبودوں اور ان کے علوم غیر حقیقی اور غیر یقینی ہیں اور دوسرا مقصد حضرت ابراہیم کا یہ تھا کہ ان کی یہ اولاد صالح ہو یعنی ہر طرح آپ کے مقام امامت کے لائق اور آپ کے مقاصد نبوت کی تکمیل کرنے والی ہو کیونکہ عربی میں "رجل صالح" کے معنی خرابی سے پاک، مناسب حال اور لائق و موزوں شخص کے ہیں۔ گویا اس دعا کے وقت حضرت ابراہیمؑ کے مدنظر وہ عہد الٰہی وعدہ بھی تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو متعدد امور میں امتحان و آزمائش کے بعد فرمایا تھا اِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا یعنی میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں اور حضرت ابراہیمؑ کے اس عرض کرنے پر کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي یعنی اے اے میرے اللہ میری اولاد میں سے بھی امام بنائیو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِينَ
(البقرہ)

یعنی اس (یاد رہے) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا بالفاظ دیگر (آپ کی) اولاد میں سے صالحین ہی اس وعدہ کے مصداق اور مقام امامت و نبوت کو حاصل کرنیوالے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے ابراہیمؑ کی اس دعائے خاص کو سننے اور اس کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتے ہوئے فرمایا۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ۔

یعنی ہم نے اس (ابراہیمؑ) کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بشارت میں حضرت ابراہیمؑ کے موعود فرزند کے متعلق لفظ "حلیم" استعمال فرما کر کمال ایجاز و بلاغت سے ایک لفظ میں جہان معانی آباد کر دیا ہے۔ گویا بالفاظ دیگر حلیم کا مطلب یہ تھا کہ یہ لڑکا ابراہیمی مقاصد اور آپ کی نیک دعاؤں اور مخلصانہ التجاؤں کو پورا کرنے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے آمادہ و تیار رہنے والا ہوگا۔ کیونکہ حلیم کا لفظ اَلْحِلْمُ سے لیا گیا ہے اور اس مادہ کے متعلق علامہ راغبؒ لکھتے ہیں:

اَلْحِلْمُ ضَبْطُ النَّفْسِ
وَالطَّبْعِ عَنْ هَيَجَانِ
الْغَضَبِ۔

یعنی حد درجہ صعوبات و مصائب اور نامساعد و ناپسندیدہ حالات میں ضبط نفس اور دلی صبر و استقلال کے اظہار کو حلم کہا جاتا ہے۔"

اس کے بعد علامہ موصوف تحریر فرماتے ہیں:

وَقَوْلُهُ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ
اَيْ وُجِدَتْ فِيهِ قُوَّةُ الْحِلْمِ
(المفردات)

یعنی قرآن کریم میں قول باری تعالیٰ

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ

کا بھی یہی مطلب ہے کہ اس لڑکے میں حلم یعنی ضبط و استقلال اور قوت برداشت کمال درجہ کی پائی جائے گی۔"

پس غلام حلیم کہہ کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق ایک تو یہ بشارت دی گئی کہ آپ عمر پانے والے ہوں گے کیونکہ غلام عربی میں جوان سال لڑکے کو کہتے ہیں اور دوسرے آپ میں پائی جانے والی تمام اوصاف حمیدہ کا ذکر فرما دیا گیا یعنی یہ کہ آپ حد درجہ صابر و متحمل مزاج غیر معمولی قوت برداشت کے مالک اور مصائب کے ہجوم میں بھی ہمت و استقلال رکھنے والے اور انتہائی نامساعد حالات میں بھی کمال ضبط نفس کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس وصف قرآنی کی تصدیق تورات سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

وَھُو یِھْیِہ فِرا آدَم
یَدُو بَکول وَیَد کول
بُو وَعَال فِینیو کول
اَخایو یِشْکُون۔

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ (یعنی اسماعیلؑ) گورخر کی طرح صحرا نشین صابر اور مرد مضبوط و توانا ہوگا۔ جو انتہائی مخالفانہ اور دقت [illegible] حالات سے دوچار ہونے والا ہوگا۔

وہ تنہا دست بدست سب مخالف طاقتوں کے بالمقابل ہوگا۔ جبکہ سب مخالفانہ طاقتیں اس کے خلاف ہوں گے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش رکھے گا افسوس کا مقام ہے کہ تورات کے ترجمہ نویسوں نے ازراہ شقاوت عناد و تعصب عبرانی الفاظ فَرا آدم کا ترجمہ "وحشی آدمی" کر دیا حالانکہ اس کے معنی گورخر کی طرح آزاد و مضبوط اور صابر آدمی کے ہیں۔ چنانچہ مشہور و ممتاز مفسر تورات رشی اپنی تفسیر میں لکھتا ہے:

فِرا آدَم اُوہیب مِدْ
بَاردُت نَصُود حَایُوت
کَمُو شَکاتوب (بریشیت)
وِیکِی دُو یِیَہ قَشَت
دِیکِشِت یَمِدْ بُو فَاران

یعنی اسماعیلؑ کے "فرا آدم" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دشت پسند اور صحرا نشین ہوگا جہاں وہ جنگلی جانوروں کے شکار پر گزارہ کرے گا۔ جیسا کہ (کتاب پیدائش باب ۲۱ میں) لکھا ہے اور وہ (اسماعیل) تیرانداز بنا اور فاران کے بیابان میں رہائش پذیر ہوا" پس قرآن کریم کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام کے "غلام حلیم" اور بقول تورات آپ کے "فرا آدم" ہونے کا مطلب یہی تھا کہ آپ حد درجہ صابر مستقل مزاج اور مصائب و آفات کے جھگڑوں اور مخالفت کی آندھیوں کو کو خاطر میں نہ لانیوالے سادہ مزاج لیکن مرد مضبوط و توانا ہوں گے۔ جو شکار کے گوشت اور سادہ پانی پر گزارہ کر کے صحرا میں عمر گذاریں گے تاریخ کے اوراق گواہ اور واقعات کی شہادت موجود ہے کہ ہمارے جد امجد سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے وادی غیر ذی زرع میں اپنی ساری عمر الٰہی صبر آزما حالات میں گذاری۔ آپ کی پاکیزہ نسل سے پیدا ہونے والے ہمارے نبی کریم سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اصحابؓ نے جب دریافت کیا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا وادی غیر ذی زرع اور بن کھیتی کے صحرا میں گزارہ کس چیز پر تھا تو حضورؐ نے حقیقت حال کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا شکار کے خالی گوشت اور زمزم کے پانی پر اور جب صحابہؓ نے تعجب سے کہا کہ کیا کوئی متواتر بغیر روٹی کے ساری عمر صرف گوشت اور پانی پی کر گزارہ کر سکتا ہے تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جو خود بھی انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے اور سوکھا گوشت کھا کر گزارہ کر لیتے۔ جواباً فرمانے لگے۔ بے شک یہ امر مشکل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیلؑ اور آپ کے اہل کے لئے اسی بظاہر ناقص چیز کو ایسا خوشگوار اور موافق طبیعت پاک و طیب غذا بنا دیا کہ انکو ساری عمر کوئی تکلیف نہ ہوتی جبکہ بنی اسرائیل من و سلویٰ جیسی پاکیزہ اور عمدہ غذا پر بھی [illegible]

بائیبل کے عیسائی مفسرین نے بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق تورات کے استعمال کردہ الفاظ فرا آدم کی یہی تفسیر کی ہے۔ بائیبل کا مشہور مفسر ڈملو لکھتا ہے۔

ISMAEL, EL (GOD) HEARS. A WILD ASS IS OF AN UNTAMEABLE NATURE, EVER ROVING; SUCH WAS ISMAEL AND SUCH ARE HIS ARAB DESCENDENTS.

یعنی اسماعیل کے معنی "ایل یعنی خدا سنتا ہے" کے ہیں۔ بائیبل کی فرا آدم والی جس آیت کا ترجمہ "وہ وحشی آدمی ہوگا" کیا جاتا رہا ہے۔ ریورنڈ ڈملو تشریح میں اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے "وہ لوگوں میں سے گورخر کی طرح کا آدمی ہوگا" گورخر ناقابل تسخیر اور آزاد فطرت کا مالک ہوتا ہے۔ اسماعیلؑ بھی اسی آزادانہ فطرت اور ناقابل تسخیر طبیعت کے مالک تھے اور یہی وصف ان کی عرب نسل و قوم کا ہے۔

پادری ڈملو صاحب کی مندرجہ بالا تفسیر میں صرف سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق قرآنی بیان کی تصدیق پائی جاتی ہے بلکہ اس حقیقت کا اعتراف بھی موجود ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ عرب میں آباد ہوئے اور یہ کہ عربوں نے اسماعیلی نسل و اولاد ہونے کی وجہ سے ہی حریت پسند طبیعت اور آزاد و ناقابل تسخیر فطرت ورثہ میں پائی ہے؟ ان کے جدامجد حضرت اسمٰعیلؑ کا طرۂ امتیاز تھا

(۲)

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازدواجی زندگی کے تعلق میں یہ یاد رہے کہ آپ کی پہلی بیوی آپ کے چچا کی بیٹی حضرت سارہ تھیں۔ آپ حضرت ابراہیمؑ کے سلک ازدواج میں منسلک ہو کر اور اہل بیت بن کر بہت برکات کی حامل ہوئیں لیکن قرآن کریم کی سورۃ ہود تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کے بڑھاپے اور حضرت سارہ کے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود لمبا عرصہ آپ کے ہاں اولاد نرینہ پیدا نہ ہوئی ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے آپ کو "غلام حلیم" کی بشارت دی اور اس کے پورا ہونے کے سامان بھی اس نے اپنے فضل سے غیر معمولی طور پر مہیا فرما دیئے اور وہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے آبائی وطن اُور سے ہجرت فرما کر حاران تشریف لائے اور وہاں سے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ کے ماتحت مصر تشریف لے گئے تورات آپکے اس سفر کا باعث کنعان میں قحط قرار دیتی ہے ظاہری وجہ اور وقتی و فوری باعث کوئی بھی ہو حضرت ابراہیمؑ کا یہ سفر خدائی ارادہ اور اس کے اشارہ کے ماتحت ہوا تھا اور خدا کی خاص تقدیر اور قدرت اس کے پیچھے کارفرما تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس سفر کو اتنا مبارک اور کامیاب بنایا کہ باوجود دیار غیر میں اجنبی الاحوال اور نووارد ہونے کے حضرت ابراہیم کو مصر میں شاہانہ عزت و توقیر ملی اور خود شاہ مصر آپ کی شخصیت سے اتنا متاثر ہوا جس کا باعث نشانات و معجزات کا ظہور بھی تھا کہ اس نے بوقت رخصت ازراہ اخلاص و نیاز مندی اپنی لخت جگر ہاجرہ آپ کے حبالۂ نکاح میں دے دی اور یہی وہ عالی نسب اور پاکیزہ نسب شاہزادی ہے۔ جس کے بطن مبارک سے خلیل اللہ کا موعود فرزند اور آپ کا غلام حلیم پیدا ہوا۔ یہ امر کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیٹی اور شاہزادی مصر تھیں خود اہل تورات اور علمائے بنی اسرائیل کو بھی مسلم ہے چنانچہ تورات کی کتاب اوّل پیدائش میں جہاں حضرت ہاجرہ کا ذکر ہے وہاں تورات کا مشہور یہودی مفسر "رشی" آپ کے اسم مبارک "ہاجرہ" کے تحت لکھتا ہے:۔

بَتْ فَرْعُوْ ھَا بِنْہ۔ کِشْرُوْئِی نِسِیْم
شَیَّا سُوْا لِسَارَہ اَمَرْ مُوْطَاب شَتَّہِیْ بِتِّی
شِفْحَا بِبَیْتِیْنَہ زِہ وَلَا گِبِیْرَہ بِبَیْت

رشی کی اس عبرانی عبارت کے بائبل میں اس کا انگریزی ترجمہ یوں دیا گیا ہے

SHE WASTHE DAUGHTER OF PHARAOH. WHEN HE (PHARAON) SAW THE MIRACLES WHICH WERE WRONGHT POR SARAH HE SAID "It is BETTER THAT MY DAUGHTER BE A HANDMAID IN THIS HOUSE (OF ABRAHAM) AND NOT A FRINCESS IN ANOTHER HOUSE"

یعنی یہ ہاجرہ فرعون کی بیٹی تھی جب فرعون نے سارہ کے سلسلہ میں ظاہر ہونے والے معجزات دیکھے تو اس نے (ازحد متاثر ہو کر) کہا کہ میری بیٹی اگر لونڈی بن کر بھی (حضرت ابراہیم) کے گھر میں رہے تو یہ کہ دیگر امر امارت کی نسبت بدرجہا بہتر ہوگا کہ وہ کسی دوسرے گھر میں شہزادی کے طور پر رہے۔

رشی کی تفسیر تورات کتاب پیدائش باب ۱۶

یاد رہے کہ "رشی" تورات (عہد قدیم) کا نامور اور چوٹی کا مفسر ہے اور اہل یہود میں بڑا مستند و ثقہ اور معزز و موقر شخصیت مانا جاتا ہے۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کے حضور رشی کا مندرجہ بالا کلمہ حق پڑھ کر شکریہ کے جذبات سے معمور ہو گیا کہ اس نے ہماری عالی نسب اور ذوحسب مقدس ماں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی عزت و توقیر ایک چوٹی کے یہودی مفسر کے ذریعہ سے قائم کر کے آپ کے روحانی بلند مقام کو ظاہر فرما دیا۔ الحمد للہ۔

رشی کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت ہاجرہ واقعی شاہ مصر کی بیٹی اور مصر کی شاہزادی تھیں اور اس سے یہودیوں کے اس ہتک آمیز اور ناواجب اعتراض اور الزام کا جواب بھی مل جاتا ہے جو وہ حضرت ہاجرہ پر لونڈی ہونے کا کرتے ہیں ظاہر ہے کہ شاہ مصر کے اپنی لخت جگر ہاجرہ کے حق میں مندرجہ بالا کلمات حد درجہ انکسار و اخلاص کے تحت کہے گئے ہیں لیکن اسرائیلی تعصب و عناد کا کرشمہ دیکھئے کہ یہودیوں نے ان منکسرانہ اور مخلصانہ الفاظ کو حقیقت کا جامہ پہناتے ہوئے شہزادی مصر حضرت ہاجرہ کو لونڈی اور آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والے نبی کے بیٹے اور عالی نسب شہزادہ اسماعیلؑ کو لونڈی زادہ بنا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حالانکہ خود تورات میں ہی حضرت ہاجرہؓ کا وہ روحانی بلند مقام بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا الہام آپ پر نازل ہوتا اور فرشتے آپ سے ہم کلام ہوتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بشارت بھی آپ کو خدا کے فرشتے نے دی اور کہا کہ اس کا نام "اسماعیل" رکھنا (پیدائش ۱۱) پھر اس کے موعود فرزند اسماعیلؑ کے حد درجہ مبارک اور عالی مقام ہونے کے متعلق خود حضرت ابراہیمؑ کو خدا نے فرمایا:۔

وَلِیشْمَاعِیل شِمَعْتِیکَ
ہِنِّہ بِرَکْتِی اُتُو
وَہِفْرِیتِی اُتُو
وَہِرْبِیتِی اُتُو
بِمِئُد مِئُد
شْنِیم عَاسَر نِسِیئِیم یُولِید
وُنْتَتِّیو لِگُوی گَدُول

(پیدائش ۱۷/۲۰)

یعنی اسماعیلؑ کے حق میں تیری دعا میں نے سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا۔ اور اسے بہت بڑھاؤں گا۔ بارہ شہزادے اس کی نسل سے پیدا ہوں گے اور میں اسے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔

اگر نعوذ باللہ حضرت ہاجرہ لونڈی اور حضرت اسمٰعیل لونڈی زادہ ہوتے تو وہ کیسے ان شاندار ظاہری و باطنی اور روحانی و جسمانی برکات کے وارث بن گئے اور ان کی اولاد در اولاد نے کس طرح شہزادوں کا لقب پایا۔ تورات اس پر بس نہ کرتے ہوئے نام بنام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے شہزادوں اور ان مقامات کا ذکر کرتی ہے جہاں وہ آباد ہو کر اپنی قوموں اور خاندانوں کے سردار اور بادشاہ بنے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ہاجرہ اکابرین بنی اسرائیل کے نزدیک بھی مصر کے فرعون کی بیٹی بادشاہ زادی تھیں اور اپنے علو نسب ظاہری و باطنی عزت و وجاہت اور روحانی مقام کے لحاظ سے کسی طرح حضرت سارہ سے کم نہ تھیں۔ بلکہ ان کی ہم پلہ اور ہر لحاظ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کفو تھیں۔ اور اسرائیلی اولاد و اسباط کو بھی یہ امر پوری طرح مسلّم تھا اور وہ اس کا برملا اظہار کرتے تھے مگر وہ زبان طعن جو موجودہ بائبل میں دراز نظر آتی ہے وہ یہودیانہ تحریف اور ان کے بغض و عناد کا نتیجہ ہے ورنہ حقیقت وہی ہے جو قرآن کریم میں بیان فرمائی گئی ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہونے والے بیٹے اسحٰقؑ اور ان کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام اور سارے بنو یعقوب حضرت اسماعیلؑ کو اپنا قابل فخر جدامجد سمجھتے اور انہیں خدا کا برگزیدہ نبی قرار دیتے رہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ
حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ
إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ
مِنْ بَعْدِي قَالُوا
نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ
آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَ
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا
وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ
مُسْلِمُونَ - (البقرہ)

یعنی کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب پر موت کی گھڑی آئی۔ جب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تیرے اور تیرے آباؤ اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے عبادت کریں گے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۸۳

مَیں عطیہ شمس زوجہ ناصر احمد شمس صاحب قوم ککے زئی پیشہ لیکچرار عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند /۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی /۵۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۸۹۲ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ۔ عطیہ شمس زوجہ ناصر احمد شمس صاحب دارالصدر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ مبارک مصلح الدین وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ
گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ صادق دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۸۴

مَیں امۃ الحمید زوجہ حسن محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال۔ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۲۵
۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی /۱۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ:۔ امۃ الحمید زوجہ حسن محمد صاحب دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ حسن محمد (خاوند موصیہ) دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۸۵

مَیں چوہدری فضل الدین ولد چوہدری سردار علی صاحب قوم کاہلوں پیشہ زمینداری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چک ۱۹۰ مراد ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک بھینس قیمت /۴۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۲۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بیٹے ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو تا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔ چوہدری فضل الدین چک ۱۹۰ مراد (ٹوبہ شاہاں والا) تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور۔
گواہ شد۔ ملک منصور احمد عمر (شاہد) مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور۔
گواہ شد۔ فیض احمد فیض سیکرٹری مال چک ۱۹۰ مراد ضلع بہاولپور۔

اُخروی اور دُنیاوی جنّت کے حصُول کا ذریعہ

تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں ہر احمدی (مرد و زن) کو توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ ارشاد فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں کی جاتی ہیں اُن کے نتیجہ میں مومنوں پر کبھی تنگی کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ ...... یہی وجہ ہے کہ قرآنی ارشادات کے مطابق انہیں اُخروی جنّت کے علاوہ اس دنیا میں بھی بشاشت اور اطمینان قلب کی جنّت عطا کی جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس مبارک تحریک (تحریک جدید) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے تا اللہ تعالیٰ ہمیں حسنات دارین سے ہمیشہ نوازتا رہے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شکریۂ احباب اور درخواستِ دُعا

ہمارے نانا جان محترم بابو محمد بخش صاحب انبالوی ۴ رفروری کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے تھے۔ اسی طرح ہماری والدہ صاحبہ کی چچی جان اور ہماری نانی جان محترمہ فاطمہ صاحبہ ۱۲ رفروری کو اچانک وفات پا گئیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ ان ہر دو کی وفات پر احباب جماعت اور بہت سے بزرگوں نے بذریعہ خطوط اور خود تشریف لا کر تعزیت کا اظہار فرمایا۔ مَیں ان سب کرمفرماؤں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، آمین۔
(محمد عبد الستار ناصر ۲۵/۱۸ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

گُمشدہ رقم

۱۳ را پریل کو اکیاسی روپے /۸۱ کی رقم خلافت لائبریری سے گولبازار کے قریب کہیں گر گئی اگر کسی دوست کو ملے تو خاکسار تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ (عبد الشکور جاوید دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواست دُعا

والدم مکرم سیّد بشیر احمد صاحب ابن حکیم سیّد عبد الرحمن صاحب دارالرحمت غربی ربوہ دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین
سیّد عبد السلام
دارالرحمت غربی ربوہ

بچّوں کے دانتوں کا گھن

بچّوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا
بچّوں میں مٹی کھانے کی عادت وغیرہ سے
بچاؤ کے لئے مفید لٹریچر
مُفت طلب فرمائیے
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خدّام کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کی نئی تاریخیں ۱۳ مئی تا ۲۶ مئی مقرر ہوئی ہیں۔ خدّام مطلع رہیں (مہتمم تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیانِ کرام توجّہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۹۶غ۔م / ۱۲-۶-۶۸ کی رُو سے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وفات پانے والے موصی کی تدفین سے پہلے اس کا کل حصہ وصیت یکمشت ادا ہو جائے ورنہ اس کی تدفین امانتاً دوسرے قبرستان میں ہو گی اور حصہ وصیت کی ادائیگی کے بعد ہی وہ بہشتی مقبرہ میں منتقل ہو سکیں گے۔

ہاں اگر مرحوم موصی کے ورثاء ایسی کفالت پیش کریں جو مجلس کارپرداز کے نزدیک نقد ادائیگی کے قائم مقام ہو تو مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ میں تدفین کی اجازت دے سکتی ہے۔

موصی اصحاب کی آسانی کے لئے اور انہیں پریشانی سے بچانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنی موجود الوقت تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت اس وقت کے ریٹ کے مطابق تشخیص کروا کے اور صدر انجمن احمدیہ سے منظور کروا کے اپنا حصہ جائیداد یکمشت یا ۸½ سال کے دوران یکصد باقاعدہ مساوی اقساط کی صورت میں ادا کر سکتے ہیں۔ تا وہ اپنی زندگی میں ہی مطمئن ہو جائیں کہ ان کی طرف سے ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔ ہاں اگر موصی باقاعدہ طور پر اقساط ادا نہ کریں تو یہ رعایت واپس لی جا سکتی ہے۔ ایسے موصی صاحبان ایسے تصفیہ کے بعد اگر کوئی نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں ایسا ہی کرنا ہو گا جو بموجب حکم حضرت مسیح موعودؑ لازمی ہے۔

اس لئے سب موصی اصحاب کو تحریک کی جاتی ہے کہ انہیں اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنے حصہ جائیداد کی ادائیگی کے متعلق اپنی زندگی میں ہی مطمئن ہو جانا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور دنیا و آخرت میں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ (صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ طیبہ صاحبہ اہلیہ ملک عبدالعزیز صاحب آف لندن راولپنڈی میں ۸ مارچ ۱۹۷۷ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

مرحومہ ۲۴ سال کے بعد لندن سے جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء پر لندن کے قافلہ کے ہمراہ آئی تھیں۔ قادیان کی زیارت کرنے کا موقعہ بھی مل گیا۔ موسم سرما ربوہ میں گزار کر اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کرنے کے بعد واپس لندن جانے کے لئے راولپنڈی آئیں جہاں بیمار ہو کر ہسپتال میں وفات پا گئیں اور ربوہ میں لے جا کر دفن کر دی گئیں۔ خاوند اور بچے بھی مرحومہ کے پاس نہیں تھے۔ آپ کے خاوند ملک عبدالعزیز صاحب جو خاکسار کے ہم زلف ہیں محترم غلام حسین صاحب رہتاسی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(محمد اسعد اللہ قریشی (مربی سلسلہ) کوارٹر ۶۰۹ مسجد احمدیہ گلگت)

خاکسار کے تایا زاد بھائی چوہدری غلام حیدر صاحب چٹھہ مرحوم کی اکلوتی جوان سال بچی عزیزہ امۃ السلام مختصر علالت کے بعد مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۷ء کو بعمر ۱۸ سال وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ مرحومہ چند روز پہلے اپنے گھر واقع چک ۵ احمد آباد ضلع بدین سے اپنے ماموں کے ہمراہ اپنے نانا محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب اور اپنی نانی صاحبہ سے ملاقات کی غرض سے کریم نگر ضلع تھرپارکر گئی ہوئی تھیں اور وہیں وفات پا کر اپنی والدہ محترمہ اور بھائیوں کی عدم موجودگی میں دفن ہوئیں جس کی وجہ سے یہ صدمہ متعلقین کے لئے زیادہ اندوہناک ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اُن کی غم رسیدہ والدہ، بھائیوں اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(نذیر احمد خادم قائد خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور از گوٹھ مولوی عبدالسلام عمرہ P.O. لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

اموال کو بڑھانے کا قرآنی نسخہ

ارشاد ربانی ہے کہ جو روپیہ تم سُود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مالوں میں وہ بڑھے تو وہ روپیہ اللہ کے حضور نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تو یاد رکھو کہ اس سے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔ (سورۃ روم ع ۴)

صاحب نصاب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اور اس کے بے انتہا فضلوں کے وارث بنیں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے چوہدری حبیب اللہ سلمہ اللہ آف برلن (مشرقی جرمنی) کا نکاح عزیزہ عقیلہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ (بی۔اے) بنت مکرم مرزا عبدالقیوم خان صاحب مرحوم کے ہمراہ (جو کہ مکرم نصیر الرحمٰن صاحب ناصر سنوری حال لاہور کی نسبتی بھانجی ہے) مبلغ بیس ہزار ۲۰۰۰۰ روپیہ مہر پر محترم چوہدری حاکم علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے ۲۹-۳-۷۷ کو مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری رحمت اللہ واثق پسر حضرت منشی کرم علی صاحبؓ کاتب مرحوم ڈھولن وال بند روڈ اکبر شاہ بلڈنگ لاہور)

سپاسِ تعزیت

محترم والد ماجد الحاج قاضی ملک عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کی وفات پر پاکستان اور بیرون پاکستان سے بہت سے عزیزوں، دوستوں اور بزرگوں نے تعزیت کے خطوط ارسال کئے ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے برادران ملک بشارت احمد صاحب صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ اور ملک محبوب احمد صاحب پشاور کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ والد محترم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے وہاں ہمیں والد صاحب مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی استطاعت بھی مرحمت فرمائے اور ہمارے لئے ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا چلا جائے۔ آمین

(محتاج دعا۔ ملک مبارک احمد استاذ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

عزیزم زبیر احمد حسن کے دماغ کا اپریشن مارچ سنہ ۷۴ء میں ہوا تھا ابھی تک دائیں بازو اور دائیں ہاتھ سے معذور ہے۔ بزرگان کرام اور احباب جماعت نے عزیز کے لئے بہت دعائیں کی ہیں میں پھر بطور یاد دہانی عرض کرتا ہوں کہ عزیز کو احباب جماعت کی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز پر اپنا رحم فرمائے اور اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد سعید (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) ۲۷/۳ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

(دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں۔ (مینیجر ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ)